

مدیر کے نام

محمد احتشام الدین، لاہور

”پاکستانی جمہوریت کا المیہ“ (نومبر ۲۰۰۴ء) میں موجودہ حکومت اور صدر مملکت کے رویے پر مثبت دلائل کے ساتھ تنقید کی گئی ہے لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھانے کی ضرورت ہے، یعنی سیاست دانوں کا طرز عمل جنہوں نے فوج کو سیاست میں بے جا مداخلت کے پیہم مواقع فراہم کیے۔ عوام اور اہل دانش کے لیے وہی حل قابل قبول ہوگا جو دونوں رخ دکھانے کے ساتھ پیش کیا جائے۔ اس پر مکالمے کی ضرورت ہے۔

حکیم سید صابر علی، گجرات

ترجمان القرآن کے تحقیقی اشارات رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ”اشارات“ (نومبر ۲۰۰۴ء) میں پاکستان کی سیاسی صورت حال کا بخوبی پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے صدر کی بدعہدی کو آشکارا کیا گیا ہے اور ملک کی ابتر صورت حال کے پیش نظر عوامی تحریک کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے، تاہم سیاست دانوں کی ماضی کی کارکردگی، مفاد پرستی، منافقانہ کردار، فوجی آمریت کا تسلط اور آئین کی منسوخی کے خدشات کے پیش نظر لائحہ عمل کیا ہو یہ سوال بھی اپنی جگہ ہے۔

ابن عبدالرحمن، لاہور

”ساس بہو تعلقات: مسائل اور حل“ (نومبر ۲۰۰۴ء) اہم معاشرتی مسئلے پر رہنمائی ہے۔ خاص طور پر اس لیے بھی کہ ان دنوں پاکستان ٹیلی ویژن بھی اس مسئلے کو مذاکروں کے ذریعے ہوا دینے کی کوشش کر رہا ہے اور خواہ مخواہ مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ ہماری اقدار اور معاشرے کو تبدیل کرنے کی سوچی سمجھی پالیسی ہے۔

ڈاکٹر ممتاز احمد، ٹیکمپن یونیورسٹی ورجینیا، امریکا

میں نے جب ۲۰۰۰ء میں بلس کو ووٹ دیا اور وہ جیت گیا تو میں مایوس ہوا۔ اب ۲۰۰۴ء میں میں نے اس کے خلاف ووٹ دیا اور وہ پھر بھی جیت گیا تو بھی میری کیفیت ویسی ہی ہے اگرچہ بالکل ویسی نہیں۔ دونوں آپشن ہمیں کہیں نہیں پہنچاتے۔ یہ انتظامیہ جو لبرل کو لفظ (cuss word) تصور کرتی ہے، کیسے پاکستان کو اور دنیا کو لبرل اقدار کی تلقین کر سکتی ہے؟ وہ پاکستان میں لبرل ازم چاہتے ہیں لیکن امریکا میں کنزرویٹو ازم۔ وہ پاکستان میں تو خاندانی منصوبہ بندی چاہتے ہیں لیکن کیری کو خواتین کے اسقاطِ حمل کے حق کی حمایت کرنے پر

مرتد قرار دیتے ہیں اور کسی ایسے ہسپتال کو جو اسقاط کی سہولت فراہم کرتا ہے یا اپنے مریموں کے سامنے اسقاط کے لفظ کا ذکر کرتا ہے اس کو وفاقی حکومت کی امداد دینے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ پاکستان کے نصاب تعلیم سے اسلام کو خارج کرنا چاہتے ہیں لیکن امریکا کے سرکاری اسکولوں میں از سر نو مذہبی دعا کے آغاز کے لیے دستوری ترمیم چاہتے ہیں۔ کیا دو رگی ہے! آج کے ری پبلکن امریکا کی بی جے پی بن چکے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر کیونکہ واجپائی ایک مانا ہوا شاعر ہے اور درست انگریزی بول سکتا ہے!
